

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232669

UNIVERSAL
LIBRARY

مسئله

۲۰۴۱

اللہ

مسئلہ

عن الخلف

بعد حمد و صلوة فی نہایت کے کہتا ہی کیونکہ قطب الدین دہلوی کہ بعض مسئلوں میں جو بیان اختلاف ہو رہا تھا علماء
 اور میا نہیں جب یہ عاجز نہ کہ مغلزہ اور اند شرفا میں پہنچا تو وہاں دریافت کیا کہ یہاں خوب حق گو عالم کونسی ہیں
 کو پہنچا کہ انہی صاحب کی مغلزہ کے نام اور نکاح عبد اللہ میر غنی ہی پس اس عاجز فی ملاقات کے تو واقعہ میں
 می غرض فی طبع اور حق گو پایا بعد ازان ایک چہ سوال کیا کہ ان بڑہ کی ہاتھ اونکی خدمت بابرکت میں پہنچا اور وہ
 جواب اونکی لکھ کر عنایت فرمائی اس عاجز نے چاہا کہ اور نکاح ترجمہ کر کر چھوڑ تاکہ فائدہ ہو بہائی مسلمانوں کو پس ان
 مع اونکی جواب اونکی بعینہ نقل کی اور بعد سوال اور جواب کی ترجمہ ہر ایک کلمہ ہندی زبان میں کر کے بطور رسالہ کی مرتب کیا
 اور نام اسکا دیتا المکتہ رکھا اللہ تعالیٰ سب کو اس سے بہرہ مند کری اور یہی ہفتاد و نہری مفتی جسامہ صوفی کے اس چراغ
 پاس موجود ہیں جس کی کو شبہ ہو انکو دیکھ لی جزی اللہ حسن الجز الفقی والمحقق المنفع والمولف مبنیہ و کرمہ **سوال**

بل يجوز الا اذا ان عند القبر بعد دفن الميت في المذهب الخلف ام لا بنوا وجروا ومن اعترض عليه اعتقده من سنن
 و دوم تارکہ نما حکمہ مصیبت ام خاطر می مجتہد فی فیہ بنوا بالصواب لکے کیا جائی ہی اذان و قبر کی پاس بعد دفن کرنی
 میت کے مذہب غنی میں یا نہیں بیان کرو اور دی جاو کی اور جو کوئی اصرار کری او سپر اور اعتقاد کری اسکو
 اور مدت کری اسکی تارک کی پس کیا ہی حکم اسکا آیا حق پر ہی یا خطا کا رہتا ہی پس بیان کر اور **سوال**

الحمد لله رب العالمين رب زدني علما ذكر في البحر الرائق بالفتاوى دكر عند القبر كل المذهب من السنن والمعهود
 منها ليس الا زيارتها والدعاء عند اقامتها كما كان يفعل صلى الله عليه وسلم في الخروج للبيعة اتمى و عليه السلام جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم امر بركة المصنف عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی کرمہ المکرمة کان اللہ لها حامدا مصلیاً
 (رحمہ اللہ) یعنی نقیب الدین عبد اللہ العالمین کی لمی اسی رب سیکر زیادہ دی مجھ کو علم و ذکر کیا گیا ہی بحر الرائق میں
 صراحتہ اور کردہ ہی ترویج تہ کی ہر وہ چیز کہ نہیں ثابت ہو سنت اکو ثابت سنت نہیں کبزیارت قبول کی
 اور عالمی پاس اونکی کبری ہو کر جیسا کہ کرتی ہی تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دفن غنی کی جنت البقیع کی لمی
 کہ نام مقبرہ کا ہی مدینہ منورہ میں تمام ہوا صنمون بحر الرائق کا اور اس سے معلوم ہوا جواب در اللہ سبحانہ و تعالیٰ
 خوب یافت ہی حکم کیا اسکی کہ نہیں کا تعقیب وار عبد اللہ بنی محمد کہیں کہ لقب کا شیر غنی اور مذہب میں غنی مفتی مکرک

علمی کتب خانہ
 دارالافتاء
 دارالحدیث
 دارالعلوم
 دارالکتاب
 دارالسنن
 دارالاحادیث
 دارالفتاویٰ
 دارالدراسات
 دارالتحقیق
 دارالتبلیغ
 دارالترویج
 دارالتعمیم
 دارالتفہیم
 دارالتسلیم
 دارالتسلو

ہو وی اللہ کا رسا زاون دونوں کا یعنی باب یونکا دعا کرتا ہوں یہ محمد کرتا ہوا اللہ کے اور صلوة و سلام بہ ہوتا
 اوسکی رسول پر سوال الطعام المندور لغیر اللہ حلال ام حرام وان حرام قباہی جب رام بنوا تو جروا یعنی
 طعام سنت مانا گیا غیر اللہ کی لمی حلال ہی یا حرام اور اگر حرام ہی تو کس سے حرام بیان کرو تو اجر وی جاوگی جواب
 الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما حرام باطل کیا فی عامۃ الکتاب واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمۃ المقصود
 بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ لہا عداد مصلیٰ مسلما **عبداللہ** یعنی عقبہ رضی اللہ عنہ
 کہ جو صاحبہ ہمارے جہان کا اسی رب سمیر زیادہ دی محکوم علم حرام ہی باطل ہی یعنی طعام مذکور لغیر اللہ کا جیسا
 اکثر کتابوں میں ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود چاہتا ہی حکم کیا کی لکھنی کا تقصیر وار عبد اللہ بی محمد مینی کہ عقبہ اسکا
 میر غنی ہی اور مذہب میں جعفری مفتی مکہ مکرمہ کا ہو کہ اللہ کا رسا زاون دونوں دعا کرتا ہوں یہ محمد کرتا ہوا اللہ کے
 اور درود و سلام بہ ہوتا ہوا اوسکی رسول پر سوال ما قول العلماء فی تقبیل قبور الاولادین وغیرہا من قبور الکبار
 فیجوز اولاً قال فی القنیۃ ہومن عادیۃ النصاری وقال علی القاری فی شرح عین العلم ولا یمس القبر
 الا لاثبات ولا الجدار فرود الہنی عن مثل ذلک لقبر علیہ الصلوۃ والسلام فکیف یقبور سائر الانام والقبول
 فاذ زیادۃ علی اس منہ اولی بالہنی فالتقبیل مختص بالبحر الاسود و بایدی الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام و
 والصلیٰ رحمہ اللہ فہذا جوازہ او عدمہ فی الجواب تو جردہن اللہ تعالیٰ یوم الحساب یعنی کیا فرمائی ہیں علمائے
 پنج مقدمہ بوسہ کے قبران با چکیے اور سو انکی کی بزرگوں کی قبروں کو پس جائز ہی یا نہیں کہا ہی قضیہ میں
 کہ یہ عادت نصاریٰ ہی اور کہا ملا علی قاری فی صین العلم کی شرح میں اور نہ چوہی یعنی قبر کو اور نہ تا تو کو
 اور نہ دیوار کو پس ارہ ہو ہی ہنی مانند کسی دے قبر آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی پس کو نکر جائز ہوگا
 قبورہ مخلوق کی اور نہ بوسہ کے قبر کو اسلی کہ وہ زیادہ ہی چوٹیں پس وہ اولی ہی ساتھ ہنی کی یعنی بطریق
 اولی منع ہی اسلی کہ بوسہ دینا خاص کیا گیا ہی ساتھ حجر اسود کی اور ساتھ باقون انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام
 کی اور ساتھ باقون علماء اور صلحا رحمہم اللہ کی پس بیان کرو جائز ہونا او سکا یا نہ جائز ہونا او سکا جواب میں
 نواب کو جاوگی اللہ تعالیٰ کی طر فی روز حساب کے جواب الحمد للہ رب العالمین رب زدنی علما ما ذکر
 بدعہ غیر مستحذہ فیکون مکروہا کما استقام من کثیر من المعبرات واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم امر برقمۃ المقصود
 عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ کان اللہ تعالیٰ لہا عداد مصلیٰ مسلما **عبداللہ** یعنی سب
 تقریف اللہ رب العالمین کی لمی اسی رب سمیر زیادہ محکوم علم جو کہہ کہ ذکر کیا گیا یعنی بوسہ دینا قبروں کو
 بدعت جری ہی پس ہوکا یہ مکروہ جیسا کہ سمجھا جاتا ہی بہت معتبر کتابوں میں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود چاہتا ہی
 حکم کیا اسکی لکھنی کا تقصیر وار عبد اللہ بی محمد مینی کہ عقبہ اسکا میر غنی ہی مذہب میں جعفری مفتی مکہ مکرمہ کی ہو

عبد اللہ بن محمد میر غنی الحنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ تعالیٰ لہا عداد مصلیٰ مسلما

اللہ تعالیٰ کا سزاؤ کا دعا کرتا ہو نہیں یہی حکم کرتا ہوا اللہ کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اوسکی رسول
 علیہ وسلم سوال **سوال** انا قول العلماء فی استغاثۃ الاحیاء بالموتی فی طلب الحاجۃ و وسعت الرزق و
 مثلاً یقال لهم عند الموت ان تدعوا اللہ تعالیٰ لنا فی دفع فقرنا و ببطر زقتنا و کثرة اولادنا و شفاء مرض
 و فلاحنا فی الدارين لانکم سلفنا مستجاب الدعوات عند اللہ فهل تجوز الاستغاثۃ والاستغاثۃ بالاموات
 بهذا الطريق المذكور ام لا فنبینوا جوازها و عدم جوازها من الکتاب و السنن و اقوال المجتہدین تو جرو
 رب العالمین یعنی کیا فرمائی ہیں علماء بیچ مدد مانگنی زندہ کی ساتھ مردہ کی بیچ طلب کرنے کی جاہ کی اور
 رزق کی اور اولاد کی مثلاً کہ کہا جاویں اوںکی لمبی قبر و نکلی پاس یہی کہ دعا کرو تم اللہ تعالیٰ سی ہمار
 بیچ دفع کرنے فقر ہمارے اور فراخی رزق ہمار کی اور کثرت اولاد ہمار کی اور شفاء پانی بیماروں ہمار
 اور مطلب یا بگو ہمار کی داریں میں یعنی دنیا اور آخرت میں اسلی کہ تم پیشرو ہمار ہو تمہاری دعا
 ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی پس آجا جزی ہی مدد مانگنی اور فریاد ہی چاہنی ساتھ مردہ کی اس طریق
 کی گئی ہی یا نہیں پس بیان کرو جائز ہونا اسکا اور نہ جائز ہونا اسکا کتنا سبب سے اور اقوال مجتہد
 ثواب دعاؤ کی التدریب العلین کے طریقے **جواب** احمد تدریب امین رب زندہ علماء
 بالانبیاء و الاولیاء مطلوبۃ الا انہا لم تشرع فی الموضع المذكور و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم امر ربہ المقصود
 بن محمد میر غنی اخفی مفتی مکہ المکرمۃ کان اللہ تعالیٰ الیہا حاد اصصلیا مسلما **یوسف علیہ السلام** یعنی یہ سبب سے
 اللہ کی لمی کہ جو صاحب ساری جہان کا اسی رب میر زیادہ دی مجھ کو علم فریاد ہی چاہنی ساتھ انہ
 اور اولیاء کی یعنی اوںکی زندگی کی حالت میں طلب کی گئی ہی مگر تحقیق وہ نہیں ثابت ہے شرع سے جگہ نہ
 کی گئی ہیں یعنی قبر پر اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکھنی کا تفصیل وار عبد اللہ بن محمد
 کہ لقب امکا میر غنی ہی مذہب میں جنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہوا اللہ کا سزاؤں و دونوں کا دعا کرتا ہو نہیں
 حکم کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اوسکی رسول **سوال** انا قول العلماء الراسخین بان
 الشیئ و التمسکین بکلام خیر البریۃ فی القوم الذین اعتادوا الجداد ای صلوة المغرب من الفرض و السنن
 الراتبۃ علی الرکعتین و سہوہا الصلوۃ الغوثیۃ فنجدا و ایہا یخرفون عن القبلة و یتوجہون نحو البغداد و
 یتقدمون من المصلی احدی عشرۃ قدما قدم و یرجعون رجۃ القہقری و یقرؤن یا قاضی الحاجات یا کاشف
 الکربات یا دافع البلیات مستغثین بخیر شیخ اکمال و مکمل سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علین
 بزعمہم ان ہذا الفعل موجب لبرکات فی الدنیا و سبب نجات فی الاخری و ینقدون ان شیخ المرحوم علیم
 فی الصغیرۃ من ضرب الاقدام و یسمعون اقوالنا و استغاثتنا من الامکنۃ البعیدۃ و یقضی حاجاتنا و یصلح احوالنا

اللہ تعالیٰ کی دعا کرتا ہوا اوسکی رسول
 علیہ وسلم سوال **سوال** انا قول العلماء فی استغاثۃ الاحیاء بالموتی فی طلب الحاجۃ و وسعت الرزق و
 مثلاً یقال لهم عند الموت ان تدعوا اللہ تعالیٰ لنا فی دفع فقرنا و ببطر زقتنا و کثرة اولادنا و شفاء مرض
 و فلاحنا فی الدارين لانکم سلفنا مستجاب الدعوات عند اللہ فهل تجوز الاستغاثۃ والاستغاثۃ بالاموات
 بهذا الطريق المذكور ام لا فنبینوا جوازها و عدم جوازها من الکتاب و السنن و اقوال المجتہدین تو جرو
 رب العالمین یعنی کیا فرمائی ہیں علماء بیچ مدد مانگنی زندہ کی ساتھ مردہ کی بیچ طلب کرنے کی جاہ کی اور
 رزق کی اور اولاد کی مثلاً کہ کہا جاویں اوںکی لمبی قبر و نکلی پاس یہی کہ دعا کرو تم اللہ تعالیٰ سی ہمار
 بیچ دفع کرنے فقر ہمارے اور فراخی رزق ہمار کی اور کثرت اولاد ہمار کی اور شفاء پانی بیماروں ہمار
 اور مطلب یا بگو ہمار کی داریں میں یعنی دنیا اور آخرت میں اسلی کہ تم پیشرو ہمار ہو تمہاری دعا
 ہوتی ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی پس آجا جزی ہی مدد مانگنی اور فریاد ہی چاہنی ساتھ مردہ کی اس طریق
 کی گئی ہی یا نہیں پس بیان کرو جائز ہونا اسکا اور نہ جائز ہونا اسکا کتنا سبب سے اور اقوال مجتہد
 ثواب دعاؤ کی التدریب العلین کے طریقے **جواب** احمد تدریب امین رب زندہ علماء
 بالانبیاء و الاولیاء مطلوبۃ الا انہا لم تشرع فی الموضع المذكور و اللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم امر ربہ المقصود
 بن محمد میر غنی اخفی مفتی مکہ المکرمۃ کان اللہ تعالیٰ الیہا حاد اصصلیا مسلما **یوسف علیہ السلام** یعنی یہ سبب سے
 اللہ کی لمی کہ جو صاحب ساری جہان کا اسی رب میر زیادہ دی مجھ کو علم فریاد ہی چاہنی ساتھ انہ
 اور اولیاء کی یعنی اوںکی زندگی کی حالت میں طلب کی گئی ہی مگر تحقیق وہ نہیں ثابت ہے شرع سے جگہ نہ
 کی گئی ہیں یعنی قبر پر اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ خوب جانتا ہی حکم کیا اسکی لکھنی کا تفصیل وار عبد اللہ بن محمد
 کہ لقب امکا میر غنی ہی مذہب میں جنفی مفتی مکہ مکرمہ کا ہوا اللہ کا سزاؤں و دونوں کا دعا کرتا ہو نہیں
 حکم کرتا ہوا اللہ تعالیٰ کی اور درود و سلام بھیجتا ہوا اوسکی رسول **سوال** انا قول العلماء الراسخین بان
 الشیئ و التمسکین بکلام خیر البریۃ فی القوم الذین اعتادوا الجداد ای صلوة المغرب من الفرض و السنن
 الراتبۃ علی الرکعتین و سہوہا الصلوۃ الغوثیۃ فنجدا و ایہا یخرفون عن القبلة و یتوجہون نحو البغداد و
 یتقدمون من المصلی احدی عشرۃ قدما قدم و یرجعون رجۃ القہقری و یقرؤن یا قاضی الحاجات یا کاشف
 الکربات یا دافع البلیات مستغثین بخیر شیخ اکمال و مکمل سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ علین
 بزعمہم ان ہذا الفعل موجب لبرکات فی الدنیا و سبب نجات فی الاخری و ینقدون ان شیخ المرحوم علیم
 فی الصغیرۃ من ضرب الاقدام و یسمعون اقوالنا و استغاثتنا من الامکنۃ البعیدۃ و یقضی حاجاتنا و یصلح احوالنا

ولہذا الزعم یوہنسون علی ہذہ الکلمات یا شیخ عبد القادر جلیلا فی شیانہ اللہ
 فی الغدو والاصال بطریق العجز والابتہال لکثرة الرزق والادوالادوالمال والنال فی کل حال وقال القا
 فی شرح فقہ الکبرئیم علم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالیٰ اشیاءا فوکر الحنفیہ
 تضمینا باعتقاد ان النبئ صلی اللہ علیہ وسلم لعلم الغیب لم یجاءزہ قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض
 الغیب الا اللہ کذا فی المسایرة انتہی کلامہ وقال الامام محمد الدین الرازی فی تفسیرہ
 تحت ہذہ الایۃ الکرمیۃ انہ لما بین انہ لا یختص بالقدرة فکذا لک بتین انہ لا یختص بعلم الغیب الایۃ سبقت لایہ
 تعالیٰ بعلم الغیب ان العباد لا علم لہم بشئی منہ واما قوله وما یشعرون فهو صفت لاهل السموات والارض
 نفسی ان یکون لہم علم لغیبہ کلامہ مختصرا وایضافہ تحت ہذہ الایۃ الکرمیۃ وعندہ مفاتیح الغیب علیہا
 الا ہویدل علی کونہ تعالیٰ منہ عن الضد والند وتقریرہ ان قوله وعندہ مفاتیح الغیب فیہ انحصار عنہ
 لا عند غیرہ ولو حصل موجودا لکان مفاتیح الغیب حاصلة ایضا عند ذلک لا تخرج بطل انحصارہ انتہی ما فی لکبیر
 وقال صاحبہ الدالوق فی باب رب العصیۃ ومنہا ان المنذر لم یت والمیت لا یمیک منہا انظر
 ان المیت متصرف فی الامور دون اللہ واعتقاده ذلک کما انتہی کلامہ وقال صاحبہ البضیاء تحت
 ہذہ الایۃ الکرمیۃ وجمہ عن دعائہم فقلون لانہم اما جواد وعباد استخرون مستغفرون باحوالہم انتہی ما فی
 البضیاء فی من یغفل ہذہ الافاعیل ویقول تلک الافادیل ولیقصد علی ما حرزانی شان الاولیاء
 فما حکمہم فاسق مؤمن او مشرک وکافر وذا من البدعۃ الفسقیۃ والشکیۃ والکفریۃ اولاد بنو النبی
 حسبہ لہ فصل الخطایۃ جبروا عند رب الارباب یوم الحساب لعلی کیا فرمائی ہن علما وپتورساتہ
 روشن بکلی ما ورسند پکرنیوالی ساتہ کلام بہترین خلق کی اوس قوم کی حقین کہ عادت پکڑی ہی بعد اوار
 نماز فرض وسنت معمولیٰ منعرب کے اوپر پڑہنی ودرکتوکی اور کہنی ہن اونکو نماز خونہ پر بعد اوار کرنی او
 دونوں رکتوکی منحرف ہوتی ہن قبلہ ہی اور متوجہ ہوتی ہن جانب بغداد کی اور لگی بڑہتی ہن مصلیٰ
 گیا ان قدم سامہنی اپنی اور پیرنی ہن اولیٰ پانو اور پڑہتی ہن ان قدموں کی چپنی مین یا قاضی الحاجات
 یا کاشف الکربات یا دافع البلیات اسی لیں کہ فریادرسی چاہتی ہن جناب شیخ کامل وکمل سید عبد
 جلیلا فی رحمہ اللہ اور جانتی ہن اپنی کمانین کہ یہ فعل سبب برکتوں کا ہی دنیا مین اور حیات کا
 آخر نمین اور اعتقاد کرنی ہن یہ کہ شیخ مرحوم جانتی ہن اس فعل کو یعنی قدموں کی چپنی کو اور پڑہنی
 اقوال سہارے اور ستغاثہ ہمارا دور دور ورجو منی اور روا کرنی ہن حاجتیں سہارے اور درست کرنی
 ہن احوال سہارے اور سبب سے گمان کی مواظبت کرنی ہن ان کلموں پر یا شیخ عبد القادر جلیلا شیانہ

ہذا فی شرح فقہ الکبرئیم علم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما علمہم اللہ تعالیٰ اشیاءا فوکر الحنفیہ

یا شیخ عبد القادر جیلانی شینا اللہ صبح و شام میں بطریق عجز و زاری کیو اسطی بہتایت رزق اور اولاد اور مال
و منال کی ہر عالمین حال آنکہ کھلا علی قاری فی فتنہ اکبر کی شرحین سپہ جان تو کہ انبیاء نہیں جانتے
ہیں غایب ہون کو مگر جو کچھ معلوم کروادیتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ کہہ ہی کہہ ہی اور ذکر کیا ہی حنیفوں نے
صراحت کہ کافر ہو جاتا ہی اس اعتقاد ہی کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم جانتی ہیں غیب کے واسطی معارضہ قول
اللہ تعالیٰ کی قل لا یعلم الا میں کہہ کہ نہیں جانتی ہیں وہ شخص کہ آسمان و زمین میں ہیں غیب کو سوا
اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی ہی کتابا ہر زمین کہ ابن ہام رح کی ہی تمام ہو اکلام ملا علی قاری کا اوکھا
امام فخر الدین رازی فی تفسیر کبیر میں اسی آیت کی تفسیر میں یہ کہ اللہ تعالیٰ جبکہ بیان کیا یہ کہ وہ خصوصیت
ترکبتا ہی ساتھ قدرت کی پس آپ ہی بیان کیا یہ کہ وہ خصوصیت رکھتا ہی ساتھ علم غیب کے یہ آیت
بیان کی گئی واسطی خصوصیت رکھتی اللہ تعالیٰ کی ساتھ علم غیب کے اور واسطی اسکی کہ بندوں کو کچھ نہ
علم نہیں ہے غیب کا اور اس پر قول اوسکا و الشیرون پس وہ صفت ہی اہل سلوات و ارض کی نفی کی
اوسنی اسکی کہ ہواؤں کی ای علم غیب تکم ہو اکلام فخر الدین رح کا بطریق اختصار کی و نیز دستور تفسیر کبیر میں
تحت اس آیت کریمہ و عندہ مغفلات الغیب علیہا السلام کی لکھا ہی کہ دلالت کرتا ہی یہ قول اور پر جو اللہ تعالیٰ
کی منزہ شریک و ہمسر اور تفریر اسکی یہ ہی قول اللہ تعالیٰ کا و عندہ مغفلات الغیب فایہ و دیتا ہی صحر کا
یعنی اوسکی پاس ہیں نہ اوسکی غیر کی پاس اور اگر چاہل ہو غیب کے مخلوق کو تو الہتہ ہوں کہ بنیان غیب کے
بہی حاصل اوس غیر کی پاس افد اوس وقت بلل ہو جائیگا حصہ تمام ہوا مضمون تفسیر کبیر کا اور کہا بحر اللہ
کی مصنف نے بیج باب مصیبت کی اور مصیبت ہی ہی کہ جسکی نذر مانی ہی وہ میتے اوسیت مالک ہوتا ہنیز
اور مصیبتے ہی یہ کہ نذر کر ثواب الینی گمان کیا یہ کہ میت نصرت کرتا ہی العود میں سوا اللہ تعالیٰ کے اور جو
اوسکا کہ ہی تمام ہو اکلام صاحب الرائق کا اور کہا بیضاوی کی مصنف نے زیر اس آیت کریمہ کی وہم عن انہم
خافون اسطی کہ وہ یا تو جاوہین یا بندی یا بعدا شغل بکریں والی ساتھ احوال اپنی کی تمام ہوا مضمون
پس جو کوئی یہا فعال کری اور کہی یہ اقوال اور معتقد ہو اولیاد کی حق میں ان باتوں کا کہ جو کہ ہیں
پس کیا ہی حکم اوسکا آیادہ مومن فاسق ہی یا مشرک و کافر اور یہ بدعت فسقہ کی قسم ہی یا شریک و کفر
قسم ہی یا کچھ نہیں ہی بیان کر دو جاہین بامید ثواب الی کی اچھی طرح اجدی جاؤ گی نزدیک الارب
روز حساب کے جواب اللہ اللہ رب العالمین رب زدنی علما حیث کان اعتقاد ہم ما ذکر السایل ہم
محکم علیہ عن الملا علی قاری نقل عن ائمۃ الکفیتۃ والحدیث سجاد ملہم الصواب الیہ المرجع والما کیہ
المفتقر عبد الدین محمد المیرحنی اکتفی المقفی بکتابہ اللکرمستان اللہ یا ما عدا استغفرہ صلیا مسلمان

کہا کہ انبیاء نہیں جانتے
غیب کے

ترجمہ جواب تفسیر فیض خدا کیواسطی ہیں کہ پروردگار نے نیا الہ ساری جہان کا ہی اسی اللہ میرے مجاہد ہیں
 علم دی اگر حقیقت میں اعتقاد اوس قوم کا ایسا ہی ہے جیسا ذکر کیا سائل نے اوسکی حقیقت تو حکم انکا
 وہ ہی ہے جیسی کہ تصریح کی ہے ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بطریق نقل کی حنفی مذہب کے اماموں نے اور اللہ
 پاک دلائل ڈالنے والا ہی اچھی بات کو اور خدا ہی کی طرف سے رجوع اور بازگشت لکھا اس جواب کو آرزو
 خدا کی بخشش کہیں یعنی عبد اللہ محمد کی بیٹی نے کہ لعب اوسکا میرے معنی ہی حنفی مذہب میں ہی اور نہ کفر
 کی منفی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کا مدد کار ہو وی در حالیکہ میں حمد کرتا ہوں
 اللہ کی اور اوس ہی استغفار چاہتا ہوں اور اوسکی رسول مقبول پروردگار سلام بھیجتا ہوں فقط

ترجمہ فتویٰ مفتی محمد صدیق خان بجا و صد اور بوجہ سوال

سوال فقہیوں رحمہم اللہ کا کیا قول ہے اس صورت میں کہ ایک شخص گیارہ قدم عراق کی طرف چلے بعد نازکی
 شیخ عبدالقادر گیلانی قدس سرہ کیواسطی کیا حکم ہے کہ نیا الہ اوسکا مکرکبیرہ گناہ کا ہوتا ہے یا صغیر
 کا یا مستحب کا یا مباح کا یا کفر کا یا شرک کا اسکو بیان کرو خدا انکو اجر دی جواب جاننا چاہی کہ
 حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر گیلانی کی فضائل و کمال اور مناقب اور مفاخرات کے مانند
 روشن ہیں اور کہ متین اونکی پی دینی ہوئی ہیں چنانچہ اونہیں کچھ حقیقتیں کہا گیا ہے کہ کوئی جہان کی خوشبو
 اونکی بر بربنیں ہوا اور وہ علم اور عمل اور زہاد و تقویٰ اور حقیقتوں اور خدا کی معرفت میں سب کا مکمل
 بڑی کامل اور خدا کی بارگاہ کی مقبول ہتی اور یہ اونکی بزرگی اور بڑائی مرتبہ کی اسواسطی ہے کہ وہ
 متابعت سنت نبویین اور قرآن و حدیث کی عمل کر نہیں اور اللہ اور رسول کی حکوم پر ناست نہیں
 اور حسب اعظام کی خصلت اور علموں کی پیروی کر نہیں اور بڑی کاموں میں بہت بچہ میں اور سب حالتوں میں
 توکل اور اعتماد کی نظر اللہ تعالیٰ پر کہیں میں اور محبت کامل کرنی خدا کی عنایت میں شرم مضبوط اور
 مستقیم ہتی سو اگر کوئی کام ان کاموں کی خلاف فعلی ہو یا قولی اور حضرت سی نقل کیا جاوے اوسکو ماننا
 نچا ہتی اکابر دین سی ایسی بات یعنی جو خلاف شرعی ہو ہرگز سرزد نہیں ہوتے جیسا کہ اوس جناب سے
 نقل کرتی ہیں کہ جو کوئی مغرب کے نازکی بعد گیارہ قدم عراق کی طرف خوب تعلیم سی حرکت کری
 اور اپنی منہبہ کو اوسط طرف متوجہ کر کہی میرا نام زبان پر لاوی اور اپنی حاجت چاہی اوسکی حاجت
 بر آوی کیونکہ یہ فعل خلاف قرآن و حدیث اور خلاف طریقہ خلفاء رہایت کر نیوالوں اور رہایت کے
 ہونکی ہے کہ جنکی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیکم بسنتی و سنت الخلفاء الراشدین
 من بعدی یعنی تم لازم جانو اپنی اوپر میرے طریقہ کو اور میری پیروی غلیفون رہنا کی کر نیوالوں کی طریقہ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یار و نکی خصیلت اور عمل کی مطابقت اور کسی خصلت اور عمل نہیں ہے
چنانچہ انکی حقیقہ پر حدیث ہے کہ اصحابی کا لہجہ ہم باہم اقتدیم فامہدیم یعنی میری یا رستار و نکی مانند
حکومت اپنا پیشوا سمجھو کی ہدایت پاؤگی اور بلکہ کسی تابعین اور تبع تابعین اور اور سلف کے بزرگوں اور
بڑی ماموئی ایسا فعل روایت نہیں کیا گیا اور یہ جو عوام اس عمل کو مشائخ و نکی علو نہیں کہتی ہیں قابل توجہ ہے
نہیں کہ سوا سہلی کہ کسینی مشائخون کرام میں ہے کہ صاحب علم و فقیہ اور دین کے امام ہو ہیں سطر پھر یہ نہیں
اور قول فعل یعنی لوگوں غیر معتد و نگاہیں نہیں اسکتا بلکہ بتا جاعت کثیر و اہل سنت کے چاہی اور اگر بالفرض ایسا
عمل موجب ثواب و قربت ہے کا ہوتا البتہ سلف کے بزرگ بلکہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی خود ہی اس
بجالاتین مدینہ منورہ کی طرف اختیار کرتی اسوا سہلی کہ کوئی فرار روی زمین پر بزرگ زیادہ ہر افاضل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی نہیں ہوا اور اصحاب رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ذات بابرکات کی محبت اور تعظیم کر نہیں ہم لوگوں کی نسبت بہت زیادہ ہتی اور ثواب و رخصت کی نسبت
حاصل کر نہیں ہتی زیادہ حریص ہتی غرض حاصل یہی ہے کہ بعد نماز کی قبلہ کی طرف ہتی اور کسی نہ
یا ولی کی ہر ایک سمت تعین کرنی اور کئی قدم نماز اور اگر نیوالو نکی یا تعظیم کر نیوالو نکی طرح اس طرف چلنا
اور فروتنی یا اگر گڑا ہٹ کرنی ہرگز درست نہیں اور اگرچہ اس فعل کو بعضی عالمون نے کفر اور شرک
کہا ہی چنانچہ روایتین انکی لکھیں جائیگی مگر حکم کفر کا بدو ن یقین اس بات کی کہ اس فعل کی
مذمت اوس شخص کو کہ جسکی طرف اپنی تین متوجہ کیا ہی بڑا مؤثر اور حاجت پوری کر نیوالو بی بدو
غیر کی جانا ہو نہیں سکتا لیکن ہین شک نہیں کہ یہ فعل حرام اور گناہ کبیرہ ہی آں اگر ڈاکو ن نماز
اکتفا کری اور انکا ثواب روح پر فتوح اوس جناب پر بخشی تو روا ہی کیونکہ انکی علو نکا باطن
اکثر امانو نکی میتون کی روح کو پہنچتا ہی اور اگر دعا مانگتی میں منہ قبلہ کی طرف ہو اللہ جل شانہ کی گاہ
میں اوس جناب کا وسیلہ ہی دعا مانگی یہی درست ہی اسوا سہلی کہ صاحبون کا وسیلہ پکڑنا دعائین ہے
آوردافع المبطلین میں جو کہ تصنیف ہی فاضل کامل بڑی عالم خلقت کے اور بڑی فاضل متاخرین
ابراہیم بی محمود بنی حقی مذہب والیکی اللہ تعالیٰ اوسپر رحم کری لکھا ہی کہ کیا کہتی میں دین کی امام
کہ اللہ تعالیٰ اول سب ہی راضی ہو اوس جماعت کی حقیقہ کہ اونہون نے اپنی عادت کی ہی اوسپر
مقررین اور اوس ہی باز نہیں رہتی ہین اور دلیل پکڑتی ہین کہ بڑی بڑی شہر و نین اسطرح کرتا
ہین ہم ہی ہی کر نیکی جیسا کہ پکارنا فلانی فلانی شیخ کو اور چلنا عرفی طرف بعد نماز کی فقط یہ
قول محبت ہوتا ہی یا نہیں اور یہ فعل حرمت خارج ہوتا ہی یا نہیں اور یہ جماعت معذور ہوتا

یا نہیں بیان کرو خدا کی ہانسی اور پاؤں کی جواب نہ کتبہ محمد بن محمود الکشافی رحمہ اللہ نہ کتبہ طغز
 بن محمود البطنی رحمہ اللہ نہ کتبہ محمد بن طاہر بخاری نہ کتبہ یوسف بن محمد سمرقندی نہ کتبہ منظر بن منصور
 البجانی نہ کتبہ محمد بن منظر بن منصور البجانی نہ کتبہ محمد بن محمد الدین الحلوانی نہ کتبہ بلیم بن سہیل
 النیشاپوری نہ کتبہ محمد بن ابی البکر البہندی نہ کتبہ علی بن محمد بن قاسم بن عمید الدین ناگوری آویش
 محکم طابین میں ہی زیارت قبور کی فصل میں جو کہ تصنیف ہے ہی شیخ محمد سعید قادری کہ وہ مشہور ہیں
 سابقہ نام عبدالسلام حسام الدین حبیب طوسی اموی جلالی عربی کی بعد کی مشہور ہو گئی کہ
 رحمہ کریم خدا تعالیٰ او کی اوپر اور فرمایا ہی قاسم بن قاتب بن وندسب کی کہ ہم اس ہی پہلی تقریر کر چکے
 ہیں کہ بعد نماز کی عاقلی طرف چلنا کفری اور اس فعل کا کرنا والا اور کہنی والا دونوں ہی گناہ میں ٹہرتے ہیں
 ایسا ہی نقل کیا گیا ہی تحقیق احکام فتویٰ سی دایچ السالکین میں اور جی جو کچھ بتان باندہا ہی رہا
 مشایخون پراندا و ہٹانی قدموں کی بعد نماز کی عاقلی طرف و شخص کافر ہی یہ وہ لوگ ہیں کہ جو نہ
 دلیں ہی خدا خوف قصبے اور ہٹ تو انکی پاس ہی اور نصیحت کرانگو اور کہہ تو انکی حقیقت پر درجہ
 کہنا ہلاکت ہو جو انکی واسطی کیا و در پڑی ہیں یہ حقیقت ایمانی اور احد خوب بتاتا ہی نقطہ یہ لکھا ہوا
 بندہ سکین محمد صد الدین کا ہی اللہ تعالیٰ دی کتابے سکلی دہنی ہاتھ میں قیامت کے دن شہادت کی مہینے
 ۱۱۰ ہجری میں **محمد صد الدین** سوال کیا فرمائی ہیں علماء شریعت اس بات میں کہ ایک شخص نے اپنی
 ہندی رسالہ میں یہ لکھا ہی کہ بوسہ دینا قبر کا شرک ہی اور اسکو شرک فی العبادۃ کہتی ہیں آیا شریعت میں
 یہ شرک ہی یا نہیں اور بوسہ دینی والا قبر کا شرک ہو جاتا ہی یا نہیں اور درود تیکہ شرک نہیں ہے
 تو کل اس صاحب سالہ کا کیا ہی بنو اتجروا جواب سائل مطلب سالہ کا نہیں سمجھا مراد اس
 اس شرک سی وہ نہیں ہے کہ جس سی خرچ دین سی لازم آوی اور ملت اسلام سی نکل جاوی اور عید
 لا یغفران لشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء من داخل ہو جاو سعادۃ اللہ ایسا گمان نسبت
 صاحب سالہ کی ناشی جہل و نادانی سی ہی بلکہ مراد اسکی اس شرک سی وہ ہے جو اہل بیت صحیحہ میں وارد
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لا تخلفوا باہکم فمن حلف بغیر اللہ فقد اشرک مقصود صاحب سالہ
 کہ بوسہ دینا قبر کا یہ ایک تقسیم ہی کہ شریعت میں عبادت خاص حق سبحانہ تعالیٰ میں مقرر ہوئی حبیب
 بوسہ دینا جو اسود کا افعال حج میں جس شخص نے کہ سوای اسکی کہ جو منصوص شرعین ہی کسی قبر
 کو یا کسی جو کہ کسی آستانہ کو بوسہ دینا تو اوسنی مشابہ کیا اس تقسیم کو تقسیم خاص حق سبحانہ تعالیٰ
 سی اور یہ معصیت اور حرام ہی اور ایسا ہی لکھا ہی کتب معتبرہ فقہیہ میں پس قول صاحب سالہ کا موافق

لحمیہ چوتھو جہاد کے متعلق ہے کہ علم ہندو

حق کی ہی پوری جو بعضی روایا تین آیا ہی کہ ہوسہ دنیا قبر والدین یا فرستاد کو مہلخ ہی بہت
 کچھ ہی لایں اعتبار کی نہیں اور جو کسی اہل علم سی کہہا یا فضل صادر ہوا ہی تو شاید غلبہ محبت
 و شوقین ہوا ہوگا یا اذکی نزدیک کی توجہ یہی سی کا مل ہوگی کہ ہکواوسک الطالع نہیں و اللہ علم ہوا
 بہ عمل کہ جہین کلام ہو ہی ہین بہ سب پیر پستونکی عادتین اور زمین ہین کہ اوہون
 ہندو لسنی مشابہت پیدا کی ہی لیکن مسلمان مشایخ خدا کی رحمت ہوو او نہی لسی جاہلیت کے سونے
 الگ ہین چنانچہ خواجہ بھاؤ الدین نقشبندی قدس سرہ ایک صوفی کی حقین کہ ایک صبر کیرت مبرا
 شعر اگلا فرمایا **۵** تو مائی گور مردان رپرستہ + گبرو کار مردان گردستی + اور ایسا ہی کتا
 لغات الامس میں ہی علاؤ الدین عطار کی ذکر سی **۶** اس بڑی کام کا کر نیو الا اس حدیث
 کی مضمونین داخل ہی یعنی من احدث فی امرنا ذالک لیس منہ فہو و جو شخص نہی بات نکالی ہمارے
 اس دین میں اور وہ بات نہو دین ہی وہ شخص مردود ہی یا وہ فعل مردود ہی **۷** یہ بہ فعل
 عام لوگوں کا حجت نہیں **۸** **۹** **۱۰** **۱۱** **۱۲** **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**

فتویٰ مولوی محمد عبد الرب صاحب واعظ دہلوی
 حق سبحانہ عظم شانہ خانہ باخیر کری مولانا ہاری موصوف محمد قطب الدین صاحب کا دام ظلہ کہ وہ ہم غریبوں کی واسطے
 دیہ مکہ کالائی زاد اللہ شریفی الی یوم النہد سحان اللہ کیا دیکھ کہ ہزاروں دینی بھائیوں کی رہنمائی بہا ہین اور
 لاہور تھنی تحفہ اوکی اکی شرمناک میں اسوئے کہ ہمارے رسالوں کی لکھنی سی وہاں کی دوسروں کا لکھنا جو حق ہو ہرگز
 بہتر ہی احمد علی و لکے بیعت ہکولی اب ہر ارجہ ہر نکون ہون تو ہوس اور پو ہنکی اگر راہ پڑا ہین پڑی جبر
 ہر چند ان حضرات کے تحریر کی رو برو مسلم او ٹھانا نہایت بی ادبی تھی مگر بوجہ شایعہ و مولانا صاحب اللہ حق اللہ
 تصور کر کہ ان چارے وایتوں پر کیا فی کشف الخطا عم دم لکھتو دست نہ ہند بر قبر روح کند آرا و توند ہنخنہ نشو و رو بجا کال
 کہ این عادت نصاریٰ است و شایع و شیخ تہذیب بسیار داند کہ فی عامۃ الکتاب و تفسیر البالیث وضع بدین الاباس کہتہ است
 جو موصوف حافظ کو یاد چہ ہر وقت کہتہ از منہ صبح است ز حضرت کہتہ وہین کہتہ است انچہ عوام مردم الا کہتہ از عہد ہائے
 شرع و باجماع شکست و ربوون مثل این امور بدعت زائدہ بیقائدہ و تعظیم صلحا باین چیز باطلق نہا کہتہ جہاں ہنہنہ
 فی ترجمہ لکھنوی للشیخ الحق الدکو مسیح کند فرما بدست و توند ہنخنہ نشو و رو بجا کال کہ این عادت نصاریٰ است انچہ عوام مردم
 و ہوسہ اون ہر را بوجہ کردن از او کلا ہنادن جرم ممنوع است و ہوسہ قبر والدین سے نفی نقل سکیند صحیح است کہ لایحوز اب ہا
 مسلمانو سچو او غور کر و کر قبر کی ہوسہ کوا و راو کی کہی کو اور سو پاتہ مٹی کو ان معبر کتابو بنیں لکھا ہی کہ عادت نصاریٰ ہی عادت
 مکتوم معلوم من انتہای قوم ہونہنم ہنخنہ لکھا ہی اسکا مکتوم کیون بہنہن چنی اللہ صل وسلم علی صاحبہا ابدان **۱**

خود ولایتی حاکمان کا نال ۱۲ سید محمد تقی عثمانی رحمہ اللہ

فتویٰ مولوی محمد نذیر حسین صاحب فقیہ ساکن دہلی

چہ سیر نمایند گروہ حق پروردہ علماء و ورثۃ الانبیاء و معنی این عبارت یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا نقد
و در ساختن این عبارت واسماء دیگر صلحا مثل یا بیکو یا مجدد و غیره موجب ثواب است یا موجب
و ضلالت یا گناہ صغیرہ یا کبیرہ و سپس مجوز این امور نماز باید خواند یا نه یا مانع این امور از فرق ضالہ
مبتدعہ است از کتب تفاسیر و احادیث و فقہ معتبرہ و افتا ابرقام فرماید جواب در صورت مرئوسہ
باید دانست کہ از خواندن یا شیخ عبدالقادر شینا نقد و یا بیکو کند انبیاست یا قباحست شرک کہ بچند وجہ لازم
می آید اول اشتراک فی العلم دوم اشتراک فی التصرف کہ این دو وجہ بعبادت متعلق است سوم اشترک
فی العادت اکابیان وجہ اول و دوم پس صفت احاطہ علمی چه از دور و چه از نزدیک ستر آدھر از آن
از ہر داعی و ذکر باسنہ مختلفہ دانستن خاصہ خدا تعالی است کہ باین صفت موصوف و محقق سہ ہند
صفت تصرف فی الامور باعتبار طلب نفع و دفع ضرر و نقصان و بلافاصلہ ذات باریست چہ اصول
شرکستہ است یا بذات و سبحانہ تعالی می باشد یا در عبادت یا صفات مانند حکم و سمع و بصر و غیرہ
و کسی از مخلوق با وی تعالی مشارک نیست درین چیز ہای مذکورہ و عالم الغیب مطلق اوست جلش
کما قال تعالی و عند متاع الغیب لا یعلمہا الا ہو کذا فی سورۃ الانعام قال فی المداکر فاراد انہ ہوا
الی الغیبات وحدہ لا یوصل الیہا غیرہ انتہی ما فیہ و کذا فی التفسیر الشیخ پوری قال اللہ تعالی اقل
لا یعلم من فی السموات و الارض الغیب الا اللہ الایۃ و لیکن ہر گاہ کسی از مقبولان و گاہ خود را
احیاناً بر غیبات مطلع گرداند اطلاع میشود و الا نہ و او تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را با وجود
و فضل کمالات اشرف المخلوقات و سید الاولین و الاخرین گردانید با این تہ تعلیم فرمود قل لا الہ الا
الغیبی نفعا و لا ضررا شا واللہ و لو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر و ما منی السورۃ انما الا تدیر
بشیر یقوم یومنون الایۃ و ازین آیتہ کریمہ صاف واضح گردید کہ قدرت بندہ قاصر و علم وی قلیل و
صفت بندہ ہمین است چہ ہر کہ بندہ باشد صفتش ہمین خواہد بود و بندہ دانستن علم غیب یا نقصان و غیب
بان بندہ کامل و مکمل امریہ بانہار البعویۃ حتی لا ینسب الیہ نقص و لا یغاب من قبل عدم العلم با غیب
نقال قل لا الہ الا فی نفسی اغنا و لا ضررا الی آخر الایۃ و فیہ ان قدرتہ قاعہ و علمہ قلیل و کل من کان
عبد کا کذا کذا القدرۃ الکاملۃ و العلم المحیط لیس الا اللہ تعالی قال الکلمی ان اہل کلمۃ قالوا الا خبرک
کہ کبک السعرا رخیص قلیل ان یعلو فتنتہ فترج و بالارض الہی ترید ان تجذب فترج عنہا الی ما قد
انصرفت فانزل اللہ تعالی ہذہ الایۃ فالمراد بانہ فی قول تعالی لو کنت اعلم الغیب لا استکثرت من الخیر

و هو جلبنا نفع الدنيا وغيراتها من انخسب الارياح والاكتساب وقيل المراد به ما يتوصل به امر الدين
 لو كنت اعلم ان الدعوة الى الدين الحق تؤثر في هذا لا تؤثر في ذاك فكنت تشتغل بدعوة ذاك دون ذلك
 الى آخره في الفتاوى پوری و من ابن عباس رضي الله عنهما في معالم التنزيل مثل قول الكلبي يولزم من كان
 غيره غير تصرف في ملكه بوجه من الوجوه الا بامر كونه عالما بكل وكمن غيره غير عالم بكل الا باعلا
 الى آخره في التفسير الفتاوى پوری وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والله لا اوري بوانا رسول
 ما يفعل في ولاكم رواه البخاري والحكم بطريق الاحم هو بوجه الامم والمراد من الامور الدينية ما نسبت اليه
 صلى الله عليه وسلم وهي الحجج والعطش والشفع والري والمريض والصحة والفقر والغنى وكذا حال الامم
 الحاصل انه صلى الله عليه وسلم يريد ان يبين انفسه وانفس المسلمين على الكون في قوله او لا مطلع على المقدور والغير المكنون
 من امره وامره ولا انه مشرود في امره غير متيقن بجملة ما صح من الاحاديث الى آخره في المراتب شرح
 المشكوة للملا على تعاريفي كذا في الطبى ثم اعلم ان الانبياء لم يعلموا الغيبات من الاشياء الا ما علموا
 احيا ما ذكره كنفية لقصرها بالكيفية اعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم علم الغيب بعرضه قوله تعالى قل لا اعلم
 من في السموات والارض الغيب الا الله كذا في المسائر للشيخ ابن الهائم كذا في شرح فقه اكبر للملا على القادر
 وفي الخاتمة والمخالصة لتوضيح لبثها دت التمدد رسوله لا ينفق النكاح ويكفر باعتقاد ان النبى صلى الله عليه وسلم
 يعلم الغيب انتهى ما في البحر الرائق في كتاب النكاح ومولانا شاه عبدالعزیز قدس سره وتفسير سورة مزمل
 مى فرمايد كه متقرب اليه را دو چیز بايد اول احاطه علمى با ذكرا قلبيه و سانية ذاكرين باوصف تحاليف
 المكنه و از منته و مدارك و السنة تا ذكر قلبى و لسانى هر ذكرا معلوم كند و دوم قوت تركيبت شهن و در مدركه
 او در آمدن و از ابر كردن و حكم و صفت او پيدا كردن كه در عرض شرح انزال نو قدلى و نزول و تنجيد انزال
 اين دو صفت خاصه ذات پاك تعالى است همچو مخلوق را حاصل نيست آرى بعضى كفته و در حق بعضى متوجه
 خود و از پير چستان از زمره ملين و در حق پيران خود و امر اول ثابت ميكند و صدف احتياج بهين
 اعتقاد بانجا استقامت مى نمايند انتهى ما في التفسير العزیزى پس از اين معلوم شد كه درويش شيخ عبدالقادر
 شيا الله و يا بهيکه بجهت حاجت خواستن و دفع مرص و بلا حستن از اين بزرگان رحيم الله تعالى از
 بعیده قطع نظر از تزویر كه بيايش خود آمد جایز نيست كه درين شرك لازم مى آيد كه علم غيب بمخلوق ثابت
 كردن است و از اين اشراك نفي العلم مى شود بهر حال بخيرين هم كه بنايد كه كذا اين اشراك پيدامى شود چنانكه
 از آيات كريمه و احاديث و كتب عقائد مجيد اگر ديدي پس بر كه انجمن اعتقاد در بزرگان داره كه نامى من از
 دور ميشوند و هر آن از اين جهمت و لطفه اين كلمه ميبارد مشرك است پس از نماز نهايد خواند و در تفسير مضبوط

از وی فقال النبی صلی الله علیه و سلم سبحان الله فان الی سج حتی عرفنی وجوه مهاجری بنی سبط
 میکروا حضرت علی الله علیه و سلم تا آنکه شناخته شد از غضب روی او صاحب کعبین صحابه حضرت
 متاثر شدند و مادر وی ایشان نیز اثر آن ظاهر شد قائم و یک پس فرمود حضرت صلی الله علیه و سلم
 وای بر تو و عجب از توانه تشفی بالله علی احد و سبکیه شان این است که طلب شفاعت کرده بنشیند خدا
 بر احدی یعنی او تعالی اشفع گردانیده بنشیند و کسی که شفاعت از آن کسی خواهد زیرا که مرتبه شفع کمتر می باشد
 از آن کسی که از شفاعت خواهد آید در می ما الله یعنی تو میدانی که چیست خدا و صفت و عظمت او چیست
 آن عرشه علی هبوطیه بکذا و قال با صالعه مثل القبة علیه و انه لطیفه لطیف الرجل بالراکب یعنی بر سبکیه
 عرش او با بر داشت عظمت و وسعت او بر آئینه آواز میکند مانند آواز بالان شتر بسوار یعنی عا جرمی
 عرش از برداشت عظمت او تعالی و این تصویر و تمثیل عظمت الهی است بقدر فهم اعرابی پس بر
 قبولیت دعا و طلب حاجت روائی از کسی بزرگتری و شهادت خدا تعالی را شفع آوردن باین طور نشاید که
 از آن بزرگ شفاعت خدای تعالی حاجت خواستن و چنانکه شفع بالله علیک تا آخر بر آن مشعر است که
 درین محض بی ادبی اومی شود **و** از خدا خواهیم تو رفیق ادب بی ادب محروم شد از فضل و
 و منشور لامع النور و ما قدر الله حق قدره نیز بر این برهان قاطع است و قاضی شنا الله رحمه الله در
 ترجمه ارشاد الطالبدین که کتاب عجب نشان است میفرماید **مسئله** دعای از او کسی مردگان از زندگان
 و از اغنیایا نیست رسول فرمود صلی الله علیه و سلم الدعاء هو العیادة یعنی دعا خوانستن از خدا عباد است
 پستتر این آیه خوانده و قال ربکم اوعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید طون بهم و آخر
 حق تعالی میفرماید دعا کنید مرا من قبول کنم برای شما دعا را بدینگونه که کسی که بکبر میکند از عبادت من چیزی
 که داخل خواهند شد و بنده منم **مسئله** چنانچه چاهال میگویند شیخ عبدالقادر گیلانی شنیده است
 خواجش الدین ترک پانی پی جایز نیست و اگر گوید الهی بحسب خواجش الدین پانی پی مضایقه ندارد و
 حتمی میفرماید و الذین تدعون من دون الله و اما لکم یعنی از کسانی که شما دعایا میخوانید سوگند خدا آنها
 بندگان شما اندا بخارج قدرت که حاجت بر آرد اگر کسی گوید که این در حق کفار است که بتا از او میگردد
 گفته شود که لفظ عام است و عموم لفظ معتبر است مخصوص محل انتهی بهر صورت ازین کلمه گفتن قباح است
 پیش می آید که اجتناب ازین ضرورت و باین اشاره در مختار از شرح و بیان آورده و من قال شکیا
 بعض کفر و نجی علیه الکفر بعض بقدر انتهی مانیه و شایه پس مناسب این است که این طور گوید یا الله شکیا
 شیخ عبدالقادر جیلانی رحم یعنی یا خداوند اعطا کن دیده مرا بر کشتن عبدالقادر رحمه الله علیه این طریق خوان

چہ دروغ خاستی از خدا می نتکا بجز مت فلان یا بسبب فلان تنک است و بحق فلان نشاید کہ حق خدا بخدا
 نیست چنانکہ در ہدایہ شرح وقایہ و دیگر کتب حنفیہ مذکور است و اللہ اعلم بالصواب فاعلم و یا اولی الاباء کتبہ العبد
 الضعیف طالب الحق الدارین محمد نذیر حسین عفا اللہ عنہ المشرقین و المغربین بحاجہ الشعلین یا مالم قبلین
 و احسن و احسن صلی اللہ علیہ وسلم فی الملومین +

بسم اللہ الرحمن الرحیم +

بعد حمد و صلوة کی مسکین و محتاجین، فی مسلمانوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بہا یوں اللہ تعالیٰ اور میرے
 رحم کری ایک بات نصیحت کی لکھتا ہوں کہ وہ بیان ہی سنو اور دیکھو اور ولین جاؤ کہ ہر لمہ میں اللہ
 اللہ تعالیٰ اور اسکی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی کر و اور او کی سنت کو دوست رکھو کہ فرمایا ہے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة یعنی جس نے دوست
 میری سنت کو پس تحقیق دوست رکھا مجھ کو اور جس نے دوست رکھا مجھ کو گا میری ساتھ بہشت میں بجا اللہ
 زہی نصیحت کی کہ جو اپنی رسول مقبول شفیع المذنبین کی چرن برادر میں حاضر ہوں ایسی جگہ کہ جس
 آرزو ہو کوئی رکھتا ہی اور اس میدان محشر میں کہ اوست میں ہوا حضرت کے لئے نکتے ہوں گی اور انکی شفاعت
 بہرہ یاب ہوں اور جس نے گناہ اور بدعات بہ میں اولی پرہیز کر و خصوصاً تغزیہ دار اور شادی اور علم وغیرہ
 نکالتی ہی کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی من احدث فی امرنا ہذا مالین منہ فہو رقیب جو کوئی نہیں
 نکالی ہمارے امر دین میں کہ وہ بات امر دین ہی نہ ہو تو پس وہ ہر دود اور تغزیہ وغیرہ کا منع ہونا قرآن شریف
 سی ہی نکلتا ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام ریس من
 عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون یعنی اے ایمان والو شراب ورجو اور انصاب وپالشی گناہیں کا ہم میں
 شیطان کی سوا نشی بحتی رہو شاید تمہارا بہلا ہو اور انصاب کے معنی ملا علی رحم فی بیہ لکھی ہیں کل انصاب
 تعظیم من الحج و الشجر و النصب یعنی جو چیز کبری کی جاؤ اور اعتقاد کیجا و فی تعظیم اسکی خواہ وہ چیز تیر ہو یا
 وہ نصب ہے اور صاحب مجالس فی لکھا ہی و الانصاب بیع نصب و کل بالنصب عبد من دون اللہ تعالیٰ من حجر
 و حجر و قبر و غیرہ و لک واجب ہر مذکور کلمہ و محاورہ یعنی انصاب بیع نصب کے ہی اور وہ نام وہ چیزیں ہیں کہ قائم
 کیجا دین اور پوجی جاویں ہوا اللہ کے قسم درخت یا پتھر یا قبر یا غیرہ و کسی اور واجب و دینا ان سبکا اور دینا ان
 انکیکا اور فرمایا اللہ تعالیٰ تعبدون ما تخون و اللہ خلقکم و التفلون یعنی کیا پوجتی ہو تم ادس چیز کو کہ اپنے
 ہو اور اللہ پیدا کیا تم کو اور او پر کھڑا کہ کرتی ہو تم لفظ یا تخون و تغزیہ اور میندی اور پھر وغیرہ کا معلوم
 ہوتا ہی اسکی کہ تفسیر طالین میں اسکی معنی بیہ لکھی ہیں کہ جو چیز تراشی ہو تیر وغیرہ اس میں وغیرہ میں

داخل ہیں کہ کسپاچ وغیرہ کی تراش کر بنائی ہیں اور پوجتی ہیں پھر پوجنا ہر ایک کا مختلف ہی ہے ہر ایک کو کچھ اور
کر کر اوسکی الگ مالیدہ وغیرہ کہتی ہیں مثل بتوں کی یاد داریا سالار یا خواجہ پکارتی ہیں اور مسید کی شمع
والی اکثر حاجتی کہلاتی ہیں شام کو ڈھالی اوسکی الگ کبڑی ہو کر کچھ بجا کر سجدی کرتی ہیں انکی سب سے
بعضی سچے جاہل ہی عبادہ کرتی ہیں ایسی حضرت پران کی میندیکو موجب برکت کا جانتی ہیں مالیدہ وغیرہ
اوسکی الگ ہی کہتے ہیں دعائیں کرتی ہیں یا پیرہ دکر دھانا کام ہمارا ہو جاوے اور بعضی جاہل اوسکو سجدی کرتی ہیں
ربا لغویہ اوسکو بھی باعث برکت و سلامتی کا سمجھتی ہیں اور کوئی سجدی کرتا ہی اوسکو کوئی بیٹا چڑاتا ہی کا پوتا
کوئی روٹی کا غنڈی یہ کہہ کر یا امام اگر ہماری ان بیٹا ہو گا یا روٹی زرق میگا تو چاندی کا بیٹا یا روٹی چڑھ کر
پھر اللہ تعالیٰ کی محض عنایت سے جو کچھ بجاتا ہی تو چاندی کا بچہ یا روٹی چڑھاتی ہیں جیسی مشرک تو کوئی اچھا کار خاں
خدا میں نہ تصرف جانتی ہیں سجدی وغیرہ کرتی ہیں ایسی ہی سب سے بہت ہی اور کرتی ہیں پھر اگر کوئی کہی کہ جیسا
یہ ویسی کیونکر ہو ہی یہ اوسکو خدا ہوتا ہی جانتی ہیں تو اسکا جواب یہ ہے کہ کلام الہی میں غور کرنے چاہیے اوسکو
کی مشرک ہی بتو کو بعینہ خدا بناتی ہی بلکہ کہتی ہی مانعہ ہم ملا لیتو تو ناالی السد رفاق یعنی ہم انکو سلی سچے
میں کہ اللہ کی نزدیک دینگی کہ کو سو ہی ان چیزوں کی پوجنی والی کہتی ہیں کہ ہم اللہ کی پیاسے بندی یا نکر اوسنی
ایسی معاملے کرتی ہیں تو اللہ ہی ہمارے حوضہ اشتہ کرین اور بعضی کہتی ہیں کہ ہم سبک امین رذکی نام کی تعظیم تہذیب
وغیرہ کرتی ہیں جواب دے گا جیسے کہ شرع شریفین نام کیا لگ جائیسی خلاف شرع چیز لائق تعظیم کی نہیں ہو جاتی
بدلیل اسکی کہ گوسالہ کو اوسکی سچا اللہ کہتی ہی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا و انظر الی البکالۃ الی علیہ
علیہ عاکفہ لفرقة ثم لنفسہ فی الیم نسفا یعنی اور دیکھ طرف مجھ کو انکی کو جسپر سسک دن لگا بیٹا تو ہم اوسکو حلال
پھر کہہ سکتی ہیں کی دریا میں اوڑا کر لیں اگر نام لگ جائیسی کوئی چیز لائق تعظیم کی ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو
ضرور رعایت کرنی کہی ایسا کہتے ہی کہ خدا کا نام اوسکو لگ گیا تھا اور یہ شخص جانتا ہی کہ خدا کی بربر کو
معتزم و کرم نہیں جانتے ہی نام پا کر لگنی ہی وہ گوسالہ لائق تعظیم کی نہوا تو اور کسی بزرگی کی نام لگنی ہی تعزیر
کیونکہ لائق تعظیم کی جو کو کچھ عقل ہوگی وہ اس میں غور کرے کہی خلافت شرع چیزوں کی تعظیم نہ کرے گا اور اسکی
بہت نظائر میں بخوف و رازگی کی اسپر لکھا گیا اور تعزیر میند ہی کی باب میں ہے ہی پھر خلاف فقہ نہیں لکھا ہی لہذا
عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی ہی تحریر میں اوسکی جواب فقہاء وغیرہ میں موجود ہیں اللہ تعالیٰ سب سے بہا نیون کو
راہ حق ہدایت کرے اور اگر اسی ہی سچا واس خبر خواہ خلافت فی فقہ مسلمانوں کی خیر خواہی کی ہے کہی ہر ایک کی فکر
بہت بڑی بلا ہی فرماتا ہی پاک پروردگار ان اللہ لا یعفران لیشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لیس بشاء یعنی اللہ
شرک کو نہیں بخشتا اور سوا شرک کی جسکی ہی چاہے گا بخشدے گا اور جا بجا قرآن شریف میں شرک کی مذمت و ابرہ
میں انکو لکھ چکے ہیں سب سے آفادہ مسلمانان بیت مصطفیٰ علیہم السلام جیسا کہ تاریخ یازدہم شوال ۱۳۸۶ھ میں لکھا ہے

